42629-ان کے ساتھ نماز ادا کرنے کا حکم

سوال

میں ایک ایسی بستی میں رہائش پذیر ہوں جہاں بہت مشکلات ہیں وہ آپس میں لڑتے ہیں، اور امام اراضی پر ظلم کرتا ہے، تو کیا ان کے ساتھ نماز ادا کرنا جائز ہے ؟

پسندیدہ جواب

ہم اللہ تعالی سے دعا گو ہیں کہ وہ آپ کی اس بستی اور سارے مسلمان ممالک کی بھی اصلاح فرمائے، اور وہاں کے رہائشیوں کو سیدھی راہ دکھائے، اور فتن و فساد اور شیطان کی چالوں کو ان کے مابین سے ختم فرمائے، اور تمہارے لیے کوئی صالح امام میں آسانی پیدا فرمائے جو اللہ تعالی کے حکم کے مطابق تمہیں نماز پڑھائے، اور اپنے قول و عمل سے تمہارے پروردگار کی طرف آپ کی راہنمائی فرمائے.

اس طرح کے امام کو اس عظیم دینی منصب نماز میں لوگوں کی امامت پر فائز نہیں کرنا چاہیے، بلکہ اسے اس منکر اور برائی سے روکنا، اور اس پر ڈانٹ ڈپٹ کرنی چاہیے، اور اگر وہ اپنے ظلم اور برائی سے بغیر بائیکاٹ کیے باز نہ آئے تو اس سے بائیکاٹ کرنا چاہیے، لیکن اس کے پیچھے نماز کی ادائیگی ترک کرنا جائز نہیں، لیکن اگر اس کے علاوہ کوئی اور امام مل جائے جو اس سے زیادہ دینی علم رکھتا ہو، اور ظلم و خواہشات سے دور رہے تو پھر ہو سکتا ہے.

آپ کی اس بستی کے رہائشی نمازیوں کے ساتھ آپ بھی نماز ادا کریں، اگرچہ وہ فی نفسہ فاسق اور ظالم ہی ہوں.

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

اگر مقتدی کو علم ہو جائے کہ بدعتی امام اپنی بدعت کی طرف دعوت دیتا ہے، یا فاسق جس کا فسق ظاہر ہے، اور وہ مستقل امام ہو جس کے علاوہ کسی اور کے پیچھے نماز ادا کرنی جائز نہ ہو، مثلا جمعہ اور عیدین کا امام اور میدان عرفات میں نماز حج کا امام وغیرہ.

عام سلف اور خلف اہل علم کے ہاں مقتدی اس کے پیچھے نماز ادا کرے گا امام احمد، شافعی، اور ابو حنیفہ وغیرہ رحمہم اللہ کا مسلک یہی ہے.

اسی لیے انہوں نے عقائد میں کہا ہے :

ہر نیک اور فاجر امام کے پیچھے نماز جمعہ اور عید ادا کی جائے گی.

اور اسی طرح اگر بستی میں صرف ایک ہی امام ہو تو اس کے پیچھے نماز باجماعت ادا کی جائیگی، کیونکہ جماعت اکیلے آدمی کی نماز سے بہتر ہے اور افضل ہے، چاہے امام فاسق ہی ہو، جمہور علماء کرام احمد بن حنبل، شافعی رحمہم اللہ وغیرہ کا مسلک یہی ہے، بلکہ امام احمد رحمہ اللہ تعالی کے ظاہر مذہب میں جماعت فرض عین ہے.

اور جو کوئی فاجر امام کے پیچھے نماز ترک کردے امام احمد وغیرہ آئمہ کے ہاں بتدع ہے.

صحیح یہ ہے کہ وہ اس کے پیچھے نماز ادا کرنے کے بعد اسے نہیں لوٹائے گا؛ کیونکہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنہم فاجر قسم کے آئمہ کرام کے پیچھے نماز جمعہ اور نماز باجماعت ادا کیا کرتے اور اسے لوٹاتے نہیں تھے، جیسا کہ ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ حجاج کے پیچھے نماز ادا کیا کرتے تھے، اور ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ وغیرہ ولید بن عقبہ کے پیچھے نماز ادا کیا کرتے تھے حالانکہ

وہ شراب نوش تھا، حتی کہ ایک بار اس نے انہیں فجر کی نماز چار رکعت پڑھا دی، اور پھر کہنے لگا : کیا اور زیادہ پڑھاؤں ؟

تو ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ کہنے لگے : جب سے ہم تیرے ساتھ ہیں آج تک زیادہ ہی ہو رہا ہے !! اسی لیے اس کا معاملہ عثمان کی طرف اٹھایا گیا...

فی نفسہ فاسق اور بتدع کی نماز صحیح ہے؛ چنانچہ جب اس کے پیچھے نماز کی جائے تو اس کی نماز باطل نہیں ہوتی، لیکن جنہوں نے اس کے پیچھے نماز ادا کرنا مکروہ قرار دیا ہے اس نے یہ مکروہ اس لیے کہا ہے کہ برائی سے منع کرنا، اور نیکی کا حکم دینا واجب ہے، اور اس میں (یعنی امر بالمعروف اور نھی عن المنکر) یہ شامل ہے کہ جس نے بدعت ظاہر کی، یا فسق و فجور کا اظہار کیا، اسے مسلمانوں کا امام نہیں بنایا جائیگا، اس لیے کہ وہ تعزیر کا مستحق ہے حتی کہ وہ اس سے توبہ کر لے.

اور اگر توبہ کرنے تک اس سے بائیکاٹ کرنا ممکن ہو تو یہ بہتر ہے، اور اگر کچھ لوگ اس کے پیچھے نماز ادا کرنا ترک کے کسی اور کے پیچھے ادا کریں تو اس کا اثر ہو گا حتی کہ وہ توبہ کر لے یا اسے معزول کر دیا جائے، یا پھر اس طرح کے گناہ سے لوگ باز آ جائیں..

تو اس طرح کے شخص نے اگر اس کے پیچھے نماز ادا کرنی ترک کر دی تو اس میں مصلحت ہے، اور مقتدی کی نماز جمعہ اور نماز باجماعت فوت نہ ہو لیکن اگر اس کے پیچھے نماز ادا نہ کرنے سے نماز باجماعت اور جمعہ فوت ہوتا ہو تو یہاں ان کے پیچھے نماز ادا کرنا ترک نہیں کی جائیگی، الا یہ کہ وہ بتدع صحابہ کرام کا مخالف ہو.

اور اسی طرح اگر مستقل امام جسے حکمران نے مقرر کیا ہو، اور اس کے پیچھے نماز ادا نہ کرنے میں کوئی مصلحت نہ ہو، تو یہاں اس کے پیچھے نماز ترک نہیں کی جائیگی، بلکہ امام کے پیچھے نماز ادا کرنا زیادہ افضل ہے.

دیکھیں : مجموع الفتاوی (352/23).

امام طحاوی رحمہ اللہ تعالی اپنی کتاب " عقیدہ " جس میں انہوں نے اہل سنت کے اصول بیان کیے ہیں کہتے ہیں :

(ہم ہر نیک اور فاجر اہل قبلہ کے پیچھے نماز ادا کرنا صحیح سمجھتے ہیں اور ان میں سے فوت ہو جانے والے پر رحمت کی دعا کرتے ہیں)

اور اس معنی کی ابو داود میں حدیث بھی ہے :

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

" فرضی نماز ہر نیک مسلمان کے پیچھے واجب ہے، چاہے وہ نیک ہو یا فاجر، چاہے وہ کبیرہ گناہ کا مرتکب ہو "

سنن ابو داود حدیث نمبر (594) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے ضعیف ابو داود میں اسے ضعیف قرار دیا ہے.

باوجود اس کے کہ اس حدیث کی سند ثابت نہیں، جیسا کہ عون المعبود میں عقیلی، اور حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالی سے نقل کیا گیا ہے، شوکانی رحمہ اللہ تعالی کا کہنا ہے :

لیکن پہلے دور کے علماء میں باقی صحابہ کرام اور ان کے ساتھ تابعین عظام کا ظالموں کے پیچھے نماز ادا کرنے میں اجماع فعلی ثابت ہے، اور اس کے قولی اجماع ہونے میں کوئی بعد نہیں ہے؛ کیونکہ اس دور میں گورنر نماز پنجگانہ میں امام ہوا کرتے تھے، ہر علاقے کا گورنر ہی لوگوں کو نماز پڑھایا کرتا تھا....

امام بخاری رحمہ اللہ تعالی نے صحیح بخاری میں " مفتون اور بتدع کے عنوان سے باب باندھا اور اس کے بعد عبید اللہ بن عدی بن خیار سے روایت کیا ہے کہ :

وہ محاصرہ کے دوران عثمان بن عفان رضی اللہ تعالی عنہ کے پاس گئے اور انہیں کہنے لگے :

"آپ عمومی امام ہیں (یعنی آپ لوگوں کے امام ہیں) اور جو کچھ ہم دیکھ رہے ہیں آپ اس میں بتلاء ہیں، اور ہمیں اس وقت فتنہ باز امام نماز پڑھا رہا ہے، ہم اس میں حرج سمجھتے ہیں ؟! (یعنی ہمیں اس کے ساتھ نماز ادا کرنے میں حرج اور گناہ کا خدشہ ہے). تو عثمان رضی اللہ تعالی عنہ فرمانے لگے :

"لوگوں کا سب سے بہترین اور احسن عمل نماز ہے، جب وہ لوگ احسن عمل کریں تو تم بھی ان کے ساتھ احسن عمل کرو، اور جب وہ برا کریں تو آپ ان کی برائی میں ان کے ساتھ نہ ہوں بلکہ اجتناب کریں"

صحیح بخاری حدیث نمبر (695).

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

اس سے ظاہر یہ ہوتا ہے کہ عثمان رضی اللہ تعالی عنہ نے ان کے ساتھ نماز ادا کرنے کی رخصت دی تھی، گویا کہ وہ یہ کہہ رہے ہیں : اس کا فتنہ باز ہونا آپ کو کوئی نقصان اور ضرر نہیں دے گا، بلکہ جب وہ اچھا عمل کرے تو اس کے احسان میں اس کی موافقت کرو، اور جب فتنہ پھیلائے تو اس کا ساتھ مت دو، اور یہ باب کے سیاق کے مطابق ہے.

پھر سھل بن یوسف انصاری کی روایت ذکر کی ہے کہ وہ اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں انہوں نے کہا :

جنہوں نے عثمان رضی اللہ تعالی عنہ کا محاصرہ کیا ہوا تھا لوگوں نے ان کے پیچھے نماز ادا کرنا ناپسند کیا، لیکن عثمان رضی اللہ تعالی عنہ نے ناپسند نہ کیا بلکہ فرمایا : جو نماز کی دعوت دے اس کی بات تسلیم کرو. انتہی.

وہ کہتے ہیں : کہ ان کے قول " نماز احسن ہے " سے یہ صراحت ہوتی ہے کہ اس سے ان کا مقصود اس کے پیچھے نماز ادا کرنے کا اشارہ تھا، اور اس میں مصنف کے فہم کی تائید بھی ہوتی ہے جو انہوں نے فتنہ باز امام سے مفہوم لیا ہے.

حافظ رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

اس اثر میں نماز باجماعت میں حاضر ہونے کی ترغیب دی گئی اور ابھارا گیا ہے، اور خاص کر فتنہ و فساد کے دور میں تا کہ تفرقہ اور زیادہ نہ ہو.

اور اس میں یہ بھی ہے کہ : جس کے پیچھے نماز ادا کرنا ناپسند ہو اس کے پیچھے نماز ادا کرنا نماز باجماعت کو معطل کرنے سے بہتر ہے.

حاصل یہ ہوا کہ : آپ کا اپنی بستی کے لوگوں کے ساتھ نماز ترک کر کے اپنے گھر وغیرہ میں اکیلے نماز ادا کرنا جائز نہیں ہے، بلکہ آپ پر لوگوں کے ساتھ نماز باجماعت ادا کرنا واجب ہے، اور اگر آپ عادل اور صالح امام پائیں تو اس کے ساتھ نماز ادا کریں، وگرنہ مذکورہ امام کے ساتھ ہی، آپ کو اپنی نماز اجر و ثواب ملے گا، اور اسے اس کے ظلم و ستم اور فجور کا گناہ و بال.

واللہ اعلم.